مسئلہ ذبیحہ
از: اعلیحضرت امام اہلسنت
الشاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ناشر: رضا اکیڈمی ممبئی

سُبُلُ الاصفیا فی حکم الذبح للاولیا

۱۳۱۲

جس میں تحقیق مسئلہ ذبیحہ اور وہابیہ کا رد خیالات قبیحہ ہے ہر دو از کلام عرش التھام مجدد مأتہ حاضرہ صاحب حجت قاہرہ عالم اہلسنت وجماعت جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیض حضور مفتی اعظم علامہ حضرت شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳
فون: ۳۷۰۲۲۹۶

سلسلہ اشاعت نمبر 165 قیمت -/5

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ چند

ہم اہلِ سنت کیلئے یہ بات بڑی شرم کی ہے کہ سیدنا سرکار اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ۶۸ سالہ عمر شریف میں جو سرمایۂ علم و فن چھوڑا تھا، آج ان کے وصال کو ۸۰ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور ہم ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش بھی نہ کر سکے۔ ہاں ہمارے اکابر حضور مفتی اعظم، حضرت صدر الشریعہ اور مولانا حسنین رضا خاں ابن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں، منشی لعل محمد مدراسی، قاضی عبد الوحید فردوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ نے اعلیٰحضرت کی جتنی تصانیف شائع کی ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گی کیوں کہ ان سے پہلے کسی نے اعلیٰحضرت پر کوئی کام ہی نہیں کیا ہے۔ پھر کافی زمانہ تک خاموشی چھائی رہی اور تصانیفِ اعلیٰحضرت کو شائع کرنے میں ہم اہلِ سنت سُست رہے اور ہماری توجہ جلسوں، کانفرنسوں کی طرف زیادہ ہو گئی۔ ابھی چند سالوں سے الحمد للہ پھر بیداری پیدا ہوئی ہے اور تصانیفِ اعلیٰحضرت کو شائع کرنے کا سلسلہ پھر زور و شور سے شروع ہو گیا ہے ہندوستان اور پاکستان کے بعض ادارے جیسے "المجمع الاسلامی مبارکپور"۔ "جامعہ نظامیہ لاہور" "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی" اور "رضا اکیڈمی مانچسٹر" قابلِ ذکر ہیں۔

رضا اکیڈمی پر سیدنا سرکار حضور مفتی اعظم کا کرم خاص ہے کہ اس نے اب تک ۱۱۶ کتابیں شائع کر چکی ہے اور اب ۱۰۰ کتابیں وہ بھی صرف اعلیٰحضرت کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انھیں کتابوں میں سے ایک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ۱۰۰ کتابوں کا جمع کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا لیکن نبیرۂ اعلیٰحضرت حضرت مولانا محمد توصیف رضا خاں صاحب، مولانا محمد شرف قادری صاحب لاہور، مولانا محمد شہاب الدین رضوی صاحب، مولانا عبد الستار ہمدانی صاحب، جناب محمد علی رضوی صاحب وغیرہ نے ہمارا تعاون کیا۔ ان کتابوں کا اجرا ۱۰؍ شوال ۱۴۱۸ھ کو ممبئی میں ہوگا۔ اس میں رضا اکیڈمی کی جانب سے نائب حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب مبارکپوری، حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپوری، حضرت علامہ ارشد القادری صاحب، اور حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین صاحب امجدی کو ان کی دینی و مذہبی اور مسلکِ اعلیٰحضرت کی ترویج و اشاعت میں نمایاں خدمات پر "امام احمد رضا ایوارڈ" پیش کیا جائے گا۔

دُعا فرمائیں کہ رب تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم اراکینِ رضا اکیڈمی کو مسلکِ اعلیٰحضرت کا سچا و پکا خادم بنائے۔

اسیرِ مفتیٔ اعظم
محمد سعید نوری
بانی و سکریٹری جنرل رضا اکیڈمی۔ ۲۵؍ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ ہجری

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
اِن سا نہیں انسان وُہ انسان ہیں یہ
قُرآن تو ایمان بتاتا ہے اِنہیں
ایمان یہ کہتا ہے مِری جان ہیں یہ

(امام احمد رضا بریلویؒ)

بسم الله الرحمن الرحيم

بیشمار اسلامی مسائل ومباحث پر مشتمل ایک نادر و وقیع مجموعہ
فقہ حنفی کا عظیم شاہکار
فتاویٰ رضویہ مترجم
از
فقیہ اسلام امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا قادری برکاتی
بریلوی قدس سرہٗ۔ وصال ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء
خصوصیات فتاویٰ رضویہ مترجم
عربی وفارسی عبارتوں کے اردو ترجمے
حوالوں کی تخریج اور حسب ضرورت تحشیہ
معیاری کتابت — عمدہ کاغذ — آفسیٹ طباعت — عمدہ جلد
رضا فاؤنڈیشن لاہور کا تاریخی کارنامہ
مندرجہ بالا خصوصیات کے ساتھ فتاویٰ رضویہ اول، دوم، سوم کو آٹھ جلدوں میں
مرتب کیا گیا ہے۔ یہ آٹھوں جلدیں شاندار طباعت، عمدہ جلد اور نفیس کاغذ کے ساتھ
ہندوستان میں پہلی بار منظر عام پر آچکی ہیں — قیمت مجلد آٹھ جلدیں ۱۷۰۰/
تاجران کتب کے لئے خصوصی رعایت
ناشر
رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳
تقسیم کار
فاروقیہ بکڈپو ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد، دہلی ۶

سبل الاصفیا فی حکم الذبح للاولیا

۱۳۱۲ ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ — در رد فتوائے بعض معاصرین ۲۵ ربیع الاول شریف ۱۳۱۲ھ نیز از لشکر گوالیار ڈاک دربار بجواب سوال مولوی نورالدین صاحب اوائل ذی القعدہ ۱۳۱۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت میں کہ زید نے ایک بکرا میاں کا اور عمرو نے ایک گائے چہل تن کی اور مرغ مدار کا پالا اور پال کر اُن کو باتکبیر ذبح کیا یا کرایا اُسکا کھانا مسلمانوں کو عند الشرع جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

حامداً لک ومصلیا ومسلما علی حبیبک وآلہ یا وہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اقول وباللہ التوفیق حق اس مسئلہ میں یہ ہے کہ حلت وحرمت ذبیحہ میں حال و قول ونیت ذابح کا اعتبار ہے نہ مالک کا مثلاً مسلمان کا جانور کوئی مجوسی ذبح کرے تو حرام ہوگیا اگرچہ مالک مسلم تھا اور مجوسی کا جانور مسلمان ذبح کرے تو حلال اگرچہ مالک مشرک تھا یا زید کا جانور عمرو ذبح کرے اور قصداً تکبیر نہ کہے حرام ہوگیا اگرچہ مالک برابر کھڑا سو بار بسم اللہ اللہ اکبر کہتا رہے اور ذابح تکبیر سے ذبح کرے تو حلال اگرچہ مالک ایک بار بھی نہ کہے ذابح کلمہ گو نے غیر خدا کی عبادت وتعظیم مخصوص کی نیت سے ذبح کیا تو حرام ہوگیا اگرچہ مالک کی نیت خاص اللہ عزوجل کے لیے ذبح کی تھی یونہیں ذابح نے خاص اللہ عزوجل کے لیے ذبح کیا تو حلال اگرچہ مالک کی نیت کسی کے واسطے تھی

فـ حلت وحرمت ذبیحہ میں صرف حال وقصد ذابح کا اعتبار ہے

تمام صورتوں میں حال ذابح کا اعتبار ماننا اور اس شکل خاص میں انکار کر جانا محض تحکم باطل ہے
جس پر شرع مطہر سے اصلاً دلیل نہیں ولہذا فقہائے کرام خاص اس جزئیہ کی تصریح فرماتے ہیں
کہ مثلاً مجوسی نے اپنے آتش کدہ یا مشرک نے اپنے بتوں کے لیے مسلمان سے بکری ذبح کرائی اور اُس نے
تکبیر کہکر ذبح کی حلال ہے کھائی جائے اگرچہ یہ بات مسلم کے حق میں مکروہ ہے فتاوے
علمگیری وفتاوے تاتارخانیہ وجامع الفتاوے میں ہے مسلم ذبح شاۃ المجوسی لبیت
نارھم اوالکافر لالھتھم توکل لانہ سمی اللہ تعالیٰ ویکرہ للمسلم یہ مسلمان ذابح کی نیت
بھی وقت ذبح کی معتبر ہے اس سے قبل وبعد کا اعتبار نہیں ذبح سے ایک آن پہلے تک
خاص اللہ عزوجل کے لیے نیت تھی ذبح کرتے وقت غیر خدا کے لیے اُس کی جان دی ذبیحہ حرام
ہوگیا وہ پہلی نیت کچھ نفع نہ دیگی یونہیں اگر ذبح سے پہلے غیر خدا کے لیے ارادہ تھا ذبح کے وقت
اُس سے تائب ہوکر مولیٰ تبارک وتعالیٰ کے لیے اراقت دم کی تو حلال ہوگیا یہاں وہ پہلی
نیت کچھ نقصان نہ دیگی ردالمحتار میں ہے اعلم ان المدار علی القصد عند ابتداء الذبح
غرض ہر عاقل جانتا ہے کہ تمام افعال میں اصلی نیت مقارنہ ہی نماز سے پہلے خدا کے لیے نیت
تھی تکبیر کہتے وقت دکھاوے کے لیے پڑھی قطعاً مرتکب کبیرہ ہوا اور نماز ناقابل قبول اور اگر دکھاوے
کے لیے اُٹھا تھا نیت باندھتے وقت تک یہی قصد تھا جب نیت باندھی قصد خالص
رب جل وعلا کے لیے کرلیا تو بلاشبہ وہ نماز پاک وصاف وصالح قبول ہوگئی تو ذبح سے
پہلے کی شہرت پکار کا کچھ اعتبار نہیں نہ نافع نفع دے نہ مضر ضرر خصوصاً جبکہ پکارنے والا غیر ذابح
ہو کہ اُسے تو اس باب میں کچھ دخل ہی نہیں کما قد علمت وھذا کلہ ظاھر جدا لا یصلح ان یتناطح
فیہ قوناع ولا جماء پھر اضافت معنی عبادت میں منحصر نہیں کہ خواہی نخواہی مدار کے مرغ یا احمد کبیر
کی گائے کے یہ معنی ٹھہرا لیے جائیں کہ وہ مرغ وگاؤ جس سے ان حضرات کی عبادت کیجائیگی جس کی جان
انکے لیے دیجائیگی اضافت کو ادنےٰ علاقہ کافی ہوتا ہے ظہر کی نماز جنازہ کی نماز مسافر کی نماز امام کی نماز مقتدی کی
نماز بیمار کی نماز پیر کا روزہ اونٹوں کی زکوٰۃ کعبہ کا حج جب ان اضافتوں سے نماز وغیرہ میں کفر وشرک وحرمت

ف۔ مشرک نے بُت کیلیے ذبح کرایا مسلمان نے نام خدا پر ذبح کیا حلال ہوگیا

ف۔ ذابح کی نیت بھی خاص وقت ذبح کی معتبر ہے قبل وبعد کی نیتوں کا کچھ اعتبار نہیں

ف۔ اضافت کی وجوہ اور یہ کہ داؤد کا روزہ ماں باپ کی نماز اُن کی عبادت نہیں یونہیں احمد کبیر کی گائے مدار کا مرغ

ور کنا رنام کو کراہت ہی نہیں آتی تو حضرت مدار کے مرغ حضرت احمد کبیر کی گائے فلاں کی بکری کہنے
سے یہ خدا کے حلال کیے ہوئے جانور کیوں جیتے جی مُردار اور سوئر ہوگئے کہ اب کسی صورت حلال نہیں ہوسکتے یہ شرع
مطہر پر سخت جرارت ہی خود حضور پرنور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان احب الصیام الی اللہ
تعالیٰ صیام داود و احب الصلوٰۃ الی اللہ عزوجل صلوٰۃ داود بیشک سب روزوں میں
پیارے اللہ تعالیٰ کو داود کے روزے ہیں اور سب نمازوں میں پیاری داود کی نماز علیہ الصلاۃ والسلام
رواہ الائمۃ احمد والستۃ عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما الا الترمذی فعندہ فضل الصیام
وحدہ علما فرماتے ہیں مستحب نمازوں میں صلاۃ الوالدین یعنی ماں باپ کی نماز ہی فی رد المحتار عن الشیخ
اسمعیل عن شرح شرعۃ الاسلام من المندوبات صلاۃ التوبۃ وصلوٰۃ الوالدین سبحن اللہ
داود علیہ الصلاۃ والسلام کی نماز داود کے روزے ماں باپ کی نماز کہنا صواب پڑھنا ثواب اور
جانور کی اضافت وہ سخت آفت کہ قائلین کفار جانور مردار کیا ذبح نماز روزے سے بڑھکر عبادات
خدا ہی یا اُس میں شرک حرام ان میں روا ہی خود اضافات ذبح کا فرق سُنیے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ خدا کی لعنت ہی اُس پر جو غیر خدا کے لیے ذبح
کرے رواہ مسلم والنسای عن امیر المومنین علی ونحوہ احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہم
دوسری حدیث میں ہی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ذبح لضیفہ ذبیحۃ
کانت فداءہ من النار جو اپنے مہمان کے لیے جانور ذبح کرے وہ ذبیحہ اُسکا فدیہ ہو جائے آتش دوزخ
سے رواہ الحاکم فی تاریخہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو معلوم ہوا کہ ذبیحہ میں
غیر کی نیت اور اُس کی طرف نسبت مطلقا کفر کیا حرام بھی نہیں بلکہ موجب ثواب ہی تو ایک
حکم عام کفر و حرام کیونکر صحیح ہوسکتا ہی۔ ولہذا علما فرماتے ہیں مطلقاً نیت غیر کو موجب حرمت
جاننے والا سخت جاہل اور قرآن وحدیث وعقل کا مخالف ہی آخر قصاب کی نیت تحصیل
نفع دینا اور ذبائح شادی کا مقصود برات کو کھانا دینا ہے نیت غیر تو یہ بھی ہوئی کیا یہ
سب ذبیحے حرام ہوجائیں گے یوہیں مہمان کے واسطے ذبح کرنا درست وبجا ہی کہ مہمان کا اکرام

ف: خاص ذبیحہ میں غیر خدا کی طرف اضافت
کا حدیث سے ثبوت

عین اکرام خدا ہی در مختار میں ہی لو ذبح للضیف لا یحرم لانہ سنۃ الخلیل واکرام الضیف اکرام اللہ تعالیٰ رد المحتار میں ہی قال البزازی ومن ظن انہ لا یحل لانہ ذبح لاکرام ابن آدم فیکون اھل بہ لغیر اللہ تعالیٰ فقد خالف القرآن والحدیث والعقل فانہ لا ریب ان القصاب یذبح للربح ولو علم انہ بخس لا یذبح فیلزم ھذا الجاھل ان لا یاکل ما ذبحہ القصاب وما ذبح للولائم والاعراس والعقیقۃ دیکھو علمائے کرام صراحۃً ارشاد فرماتے ہیں کہ مطلقاً نیت ونسبت غیر کو موجب حرمت جاننا اور ما اھل بہ لغیر اللہ میں داخل ماننا نہ صرف جہالت بلکہ جنون ودیوانگی اور شرع وعقل دونوں سے بیگانگی ہی جب نفع دنیا کی نیت مخل نہ ہوئی تو فاتحہ وایصال ثواب میں کیا زہر مل گیا اور جب اکرام مہمان عین اکرام خدا ٹھہرا تو اکرام اولیا بدرجہ اولیٰ ہاں اگر کوئی جاہل اجہل یہ نسبت واضافت بقصد عبادت غیر ہی کرتا ہو تو اُس کے کفر میں شک نہیں پھر بھی اگر ذابح اس نیت سے بری ہی تو جانور حلال ہو جائیگا کہ نیت غیر اُس پر اثر نہیں ڈالتی کما حققنا انفا مگر جبکہ ہم حدیثاً وفقہاً دلائل قاہرہ سے ثابت کر چکے کہ اضافت معنے عبادت ہی میں منحصر نہیں تو صرف اس بنا پر حکم کفر محض جہالت وجرأت وحرام قطعی اور مسلمانوں پر ناحق بدگمانی ہی تم سے کس نے کہدیا کہ وہ آدمیوں کا جانور کہنے سے عبادت آدمیان کا ارادہ کرتے اور انھیں اپنا معبود وخدا بنانا چاہتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہی یایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچو بیشک کچھ گمان گناہ ہیں اور فرماتا ہی ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا بے یقین بات کے پیچھے نہ پڑ بیشک کان آنکھ اور دل سب سے سوال ہونا ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث گمان سے بچو کہ گمان سب سے بڑھکر جھوٹی بات ہی رواہ الائمۃ مالک والشیخان وابو داود والترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم اقالھا ام لا تو نے اُسکا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ دل کے عقیدے پر اطلاع پاتا رواہ مسلم

ف۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں جو مطلقاً نیت غیر سے ذبیحہ حرام کہے وہ جاہل ہے اور قرآن و حدیث کا مخالف

ف۔ مسلمانوں پر بدگمانی سخت اشد حرام ہے

عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام عارف باللہ سیدی احمد زروق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فرماتے ہیں انما ینشؤ الظن الخبیث عن القلب الخبیث بدگمان خبیث ہی دل سے پیدا ہوتا ہے
نقلہ سیدی عبد الغنی النابلسی فی شرح الطریقۃ المحمدیۃ ولہذا ہندیہ و ذخیرہ و شرح وہبانیہ
و در مختار وغیرہا میں ارشاد فرمایا افلا نسیء الظن بالمسلم انہ یتقرب الی الآدمی بھذا النحر
ہم مسلمان پر بدگمانی نہیں کرتے کہ وہ اس ذبح سے آدمی کی طرف تقرب چاہتا ہو ردالمحتار میں ہے
ای علی وجہ العبادۃ لانہ المکفر وھذا بعید من حال المسلم یعنی اس تقرب سے تقرب
بروجہ عبادت مراد ہے کہ اسی میں کفر ہے اور اسکا خیال مسلمان کے حال سے دور ہے بلکہ علما تو
یہاں تک تصریح فرماتے ہیں کہ اگر خود ذابح خاص وقت ذبح تکبیر میں یوں کہے بسم اللہ بنام
خدائے بنام محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہ کہنا مکروہ تو بیشک ہے مگر کفر کیسا جانور حرام بھی
نہوگا جبکہ اس لفظ سے اس کی نیت حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف تعظیم ہو
نہ معاذ اللہ حضور کو رب عزوجل کے ساتھ شریک کرنا امام اجل فقیہ النفس قاضی خاں اپنے
فتاوے میں تحریر فرماتے ہیں رجل ضحی وذبح وقال بسم اللہ بنام خدائے بنام محمد علیہ السلام
قال الشیخ الامام ابوبکر محمد بن الفضل رحمہ اللہ تعالیٰ ان اراد الرجل بذکر اسم النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبجیلہ وتعظیمہ جاز ولا باس وان اراد بہ الشرکۃ مع اللہ
تعالیٰ لا تحل الذبیحۃ بلکہ اس سے بھی زائد خاص صورت عطف میں مثلاً بنام خدا و بنام
فلاں جس سے صاف معنے شرکت ظاہر ہے اگرچہ مذہب صحیح حرمت جانور ہے مگر
حکم کفر نہیں دیتے کہ وہ امر باطنی ہے کیا معلوم کہ اس کی نیت کیا ہے درمختار میں ہے
ان عطف حرمت نحو باسم اللہ واسم فلان ردالمحتار میں ہے ھو الصحیح وقال ابن
سلمۃ لا تصیر میتۃ لانھا لو صارت میتۃ یصیر الرجل کافرا خانیۃ قلت تمنع الملازمۃ
بان الکفر امر باطنی والحکم بہ صعب فیفرق وکذا فی شرح المقدسی شرنبلالیۃ
اللہ اکبر خود ذابح خاص تکبیر ذبح میں نام خدا کے ساتھ نام غیر ملا کر پکارے اور کافر نہو جبتک

معنی شرک کا ارادہ نہ کرے بلکہ بے حرف عطف بنام خدا بنام محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
کہے اور اس نام پاک کے لینے سے نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم ہی چاہے حضور کی عظمت
ہی کے لیے خاص وقت ذبح بنام خدا کے ساتھ بنام محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کہے تو جانور میں
اصلا حرمت و کراہت بھی نہیں مگر پیش از ذبح اگر کسی نے یوں پکار دیا کہ فلاں کا بکرا
فلاں کی گائے تو پکارنے والا مشرک اور اس کے ساتھ یہ لفظ موبھ سے نکلتے ہی جانور
کی بھی کایا پلٹ ہو کر فوراً بکری سے کتا گائے سے سور اگرچہ وہ منادی غیر ذابح ہو اگرچہ ابھی
نہ وقت ذبح نہ دم تکبیر معاذ اللہ وہ لفظ کیا تھے جادو کے اچھر تھے کہ چھو کرتے ہی جانور کی
ماہیت بدلگئی ایسے زبردستی کے احکام شرع مطہر سے بالکل بیگانہ ہیں بڑی دلیل اُنکے قصد عبادت
غیر و معنی شرک پر یہ پیش کیجاتی ہے کہ اس ذبح کے بدلے گوشت خرید کر تصدق کرنا اُنکے
نزدیک کافی نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ ایصال ثواب مقصود نہیں بلکہ خاص ذبح للغیر و شرک صریح
مراد ہی اگرچہ وہ صاف کہہ رہے ہیں کہ ہمارا مطلب صرف ایصال ثواب ہی ہی افعل اس سے نہ فقط
اتنا ثابت ہوا کہ خاص ذبح مراد ہی ذبح للغیر کہاں سے نکلا کیا ثواب ذبح کوئی چیز نہیں یا
گوشت دینے میں وہ بھی حاصل ہو جاتا ہے عنایہ میں ہے التضحیۃ فیہا افضل من التصدق
بثمن الاضحیۃ لان فیہا جمعا بین التقرب باراقۃ الدم والتصدق والجمع بین القربتین
افضل اھ ملخصا معہذا عوام ایسی اشیا میں مطلقاً تبدیل پر راضی نہیں ہوتے مثلاً جو آٹے
کی چٹکی روزانہ اپنے گھر کے خرچ سے نکالتے اور ہر ماہ اُسے پکا کر حضور پر نور سیدنا غوث اعظم
رضی اللہ تعالی عنہ کی نیاز دلاکر محتاج کو کھلاتے ہیں اگر اُن سے کہیئے کہ یہ آٹا جو جمع ہوا ہی اپنے
خرچ میں لایئے اور اس کے عوض اور پکایئے کبھی نہ مانیں گے حالانکہ آٹے میں کوئی ذبح کا محل نہیں
اور ذبح میں بھی اگر اس جانور کے بدلے دوسرا جانور دیجیے ہرگز نہ لیں گے حالانکہ ادائے ذبح میں
دونوں ایک سے تو اُسکا کافی نہ سمجھنا اسی خیال تعیین و تخصیص کی بنا پر ہی نہ معاذ اللہ اس
توہم باطل پر خصوصاً جبکہ وہ بیچارے صراحۃً کہہ رہے ہیں کہ حاشا للہ ہم عبادت غیر نہیں جانتے

ذبح للغیر کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے
اور اس کا رد

خاص جانور پر ثواب کی نیت کر لی ہو
اسے بدلنا کوئی گناہ نہیں

صرف ایصال ثواب مقصود ہی اور اگر انصاف کیجیے تو دربارۂ عدم تبدیل اُن کا وہ خیال بے اصل بھی نہیں اگرچہ اُنھوں نے اُس میں تشدد زیادہ سمجھ لیا ہو جن چیزوں پر نیت قربت کرلی گئی شرع مطہر بھی بلا وجہ اُنکا بدلنا پسند نہیں فرماتی لا سیما اذا کان التوسل الی الناقص کما ھھنا وکل ذلک ظاہر جدا ولہذا غنی اگر قربانی کیلیے جانور خریدے اور اُس معین کی نذر نہ ہو تو جانور متعین نہیں ہوجاتا اُسے اختیار ہی کہ اس کے بدلے دوسرا جانور قربانی کرے پھر بھی بدلنا مکروہ ہے کہ جب اُس پر قربت کی نیت کرلی تو بلا وجہ تبدیل نہ چاہیے ہدایہ میں ہے بالشراء للتضحیۃ لا یمتنع البیع اُسی میں ہے ویکرہ ان یبدل بہا غیرہا اسی طرح تبیین الحقائق وغیرہ میں ہے بالجملہ مسلمانوں پر بدگمانی حرام اور حتی الامکان اُس کے قول وفعل کو وجہ صحیح پر عمل واجب اور یہاں ارادۂ قلب پر بے تصریح قائل حکم لگانے کی اصلا راہ نہیں اور حکم بھی کیسا کفر وشرک کا جنہیں اعلی درجہ کی احتیاط فرض یہاں تک کہ ضعیف سا ضعیف احتمال بچاؤ کا نکلتا ہو تو اُسی پر اعتماد لازم کما حقق کل ذلک الائمۃ المحققون فی تصانیفہم الجلیلۃ اگر بالفرض بعض گنوار احمقوں پر بہ ثبوت شرعی ثابت بھی ہو کہ اُن کا مقصود معاذ اللہ عبادت غیر ہے تو حکم کفر صرف انھیں پر صحیح ہوگا اُنکے سبب حکم عام لگا دینا اور باقی لوگوں کی بھی یہی نیت سمجھ لینا محض باطل ہی قال اللہ تعالی ولا تزر وازرۃ وزر اخری پس حق یہی کہ نہ مطلقاً اس نام پکارنے پر حکم شرک صحیح نہ اس کی وجہ سے جانور کو مُردار مان لینا درست بلکہ حکم شرک کے لیے قائل کی نیت پوچھیں گے اگر اقرار کرے کہ اُس کی مراد عبادت غیر ہے تو بیشک مُشرک کہیں گے ورنہ ہرگز نہیں اور حکم حرمت میں صرف قول وفعل ونیت ذابح خاص وقت ذبح پر مدار رکھیں گے اگر مالک خواہ غیر مالک کسی کلمہ گو نے معاذ اللہ اُسی نیت شرک کے ساتھ ذبح کیا تو بیشک حرام کہ وہ اس نیت سے مرتد ہوگیا اور مرتد کا ذبیحہ نہیں اور اگر اللہ عزوجل کیلیے جان دی اور قصد انکبیر نزک نہ کی تو بیشک حلال اگرچہ اس پر باعث ایصال ثواب یا اکرام

اولیا یا نفع دنیا وغیرہا مقاصد ہوں اگرچہ مالک غیر ذابح کی نیت معاذ اللہ وہی عبادت غیر ہو اگرچہ پیش از ذبح یا غیر ذابح نے وقت ذبح کسی کا نام پکارا ہو اور مالک سے وہ نیت نا پاک ثابت ہونا بھی ذابح پر کچھ مؤثر نہیں جبتک خود اُس سے بھی اُسی نیت پر جان دینا ثابت نہو کہ جب اُس سے وہ نیت ثابت نہیں اور مسلمان اپنے رب عزوجل کا نام لیکر ذبح کر رہا ہے تو اُس پر بدگمانی حرام و ناروا ہے اوہام تراشیدہ پر مسلمان کو معاذ اللہ مرتکب کفر سمجھنا حلال خدا کو حرام کہدینا نام الٰہی عزوجل جو وقت تکبیر لیا گیا باطل و بے اثر ٹھہرانا ہرگز وجہ صحت نہیں رکھتا اللہ عزوجل فرماتا ہے وما لکم ان لا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ (تمھیں کیا ہوا کہ نہ کھاؤ اُس جانور سے جس کے ذبح میں اللہ کا نام یاد کیا گیا) امام فخرالدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں انما کلفنا بالظاھر لا بالباطن فاذا ذبحہ علی اسم اللہ وجب ان یحل ولا سبیل لنا الی الباطن یعنی ہمیں شرع مطہر نے ظاہر پر عمل کا حکم فرمایا ہے باطن کی تکلیف نہ دی جب اُس نے اللہ عزوجل کا نام پاک لے کر ذبح کیا جانور کا حلال ہوجانا واجب ہوا کہ دل کا ارادہ جان لینے کی طرف ہمیں کوئی راہ نہیں) یہ چند نفیس و جلیل فائدے حفظ کے قابل ہیں کہ بہت ابنائے زماں ان میں سخت خطا کرتے ہیں وباللہ العصمۃ والتوفیق وبہ الوصول الی التحقیق واللہ سبحنہ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمدن المصطفے النبی الامی
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفے احمد رضا خاں